فون نمبر ۲۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ
روزنامہ الفضل ربوہ
یومِ جمعہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر
روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۱/۱۶ | ۸ فتح ۱۳۴۳ھش ۱۳ شعبان ۱۳۸۴ھ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل سارا دن نزلہ کا زور رہا۔ اس وقت بھی نزلہ کی تکلیف ہے۔ کل شام کو ٹمپریچر ۶ء۹۸ تھا۔ اس وقت ۶ء۹۷ ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۷ دسمبر۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان جانے والے زائرین کے قافلہ میں شامل ہونے کی غرض سے ربوہ کے پچاس احباب کل مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ½۱ بجے بعد دوپہر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کی بس پر ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان اور دیگر احباب نے لاریوں کے اڈہ پر جمع ہو کر زائرین حضرات کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ بس کی روانگی سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ناظر خدمت درویشان نے اجتماعی دعا کرائی۔ لاہور سے قافلہ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی زیر امارت آج مورخہ ۱۷ دسمبر کو سوا تین بجے بعد دوپہر بذریعہ ٹرین عازم قادیان ہو گیا ہے۔ احباب سب احباب کے بخیر و عافیت پہنچنے اور قادیان کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہو کر بخیریت واپس آنے کے لئے دعا کریں۔

○ ربوہ ۱۷ دسمبر۔ جلسہ سالانہ کے قریب کے پیش نظر کل مورخہ ۱۸/۱۲/۶۴ بروز جمعہ ربوہ میں یوم صفائی منایا جا رہا ہے۔ تمام خدام اور اطفال اپنے اپنے حلقہ جات میں صفائی کا خاص اہتمام کریں۔ گھروں کے آگے اور آس پاس کے ماحول میں چھڑکاؤ کیا جائے اور گندگی کو دور کیا جائے۔ نماز جمعہ کے بعد تمام اطفال کا صفائی کا مقابلہ ہوگا۔ اس لئے اطفال اس روز نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں تشریف رکھیں (مہتمم مقامی)

مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبدالحی صاحب کی اہلیہ رفیعہ کوثر صاحبہ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ دل کی شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو لازم ہے کہ اعتقاد صحیح رکھے اور اعمال صالحہ بجا لائے

اس کی ہمت اور سعی اللہ تعالیٰ کی رضا اور وفاداری میں صرف ہونی چاہیئے

"اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ رؤیا اور الہام پر مدارِ صلاحیت نہیں رکھنا چاہیئے۔ بہت سے آدمی دیکھے گئے کہ ان کو رؤیا اور الہام ہوتے رہے لیکن انجام اچھا نہیں ہوا جو اعمال صالحہ کی صلاحیت پر موقوف ہے۔ اس تنگ دروازہ سے جو صدق و صفا کا دروازہ ہے گزرنا آسان نہیں۔ ہم کبھی ان باتوں سے فخر نہیں کر سکتے کہ رؤیا اور الہام ہونے لگے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہیں اور مجاہدات سے دستکش ہو رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا وہ تو فرماتا ہے۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرے اور وہ کام کر کے دکھلاوے جو کسی نے نہ کیا ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ صبح سے شام تک مکالمہ کرے تو یہ فخر کی بات نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ تو اس کی عطا ہوگی۔ دھیان یہ ہوگا کہ خود ہم نے اس کے لئے کیا کیا۔

بلعم کتنا بڑا آدمی تھا مستجاب الدعوات تھا۔ اس کو بھی الہام ہوتا تھا لیکن انجام کیسا خراب ہوا اور اللہ تعالیٰ اسے کُتّے کی مثال دیتا ہے اس لئے انجام کے نیک ہونے کے لئے مجاہدہ اور دعا کرنی چاہیئے اور ہر وقت لرزاں اور ترساں رہنا چاہیئے۔ مومن کو اعتقاد صحیح رکھنا اور اعمال صالحہ کرنے چاہئیں اور اس کی ہمت اور سعی اللہ تعالیٰ کی رضا اور وفاداری میں صرف ہونی چاہیئے۔

مومن کی صحیح رؤیا کی تعبیر یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق ہو اس کے اوامر و نواہی اور وصایا میں پورا اترے اور ہر مصیبت و ابتلا میں صادق اور مخلص ثابت ہو۔ یاد رکھو ابتلا بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلا شریعت کے اوامر و نواہی کا ہوتا ہے دوسرا ابتلا قضا و قدر کا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا۔

ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف الآیۃ

(البدر مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ر دسمبر ۶۲ء

عبادت کے معنی

اسلام کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہم جو کام کریں اس میں تقویٰ کو ملحوظ رکھیں۔ خواہ کوئی کام کتنا ہی دنیوی نظر آتا ہو جب وہ تقویٰ کیساتھ کیا جائے گا تو وہ عبادت ہی بن جائے گا۔ قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

ذالك الكتاب لاريب فيه هدًى للمتقين۔

یعنی قرآن کریم متقیوں کے لئے ہدایت نامہ ہے۔ پھر آگے فرماتا ہے:۔

الذين يؤمنون بالغيب

وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ غیب پر ایمان لانا عبادت کی جڑ ہے۔ پھر فرماتا ہے:۔

ويقيمون الصلوٰة

اور نماز قائم کرتے ہیں۔ یہ بھی عبادت ہے پھر فرماتا ہے:۔

ومما رزقناهم ينفقون

یعنی جو کچھ ہم نے رزق دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ قیام صلوٰۃ ہی صرف عبادت نہیں بلکہ اپنی کمائی کا خرچ کرنا بھی عبادت ہے بشرطیکہ تقویٰ کے ساتھ کی جائے چنانچہ نہ صرف اپنے کنبہ کے لئے بلکہ خود اپنی ذات پر بھی تقوے کے ساتھ خرچ کرنا عبادت میں داخل ہے کیونکہ جب تک انسان اپنی انسانی ضروریات پوری نہ کرے وہ کوئی کام کر ہی نہیں سکتا اسی طرح اس کا خیرات میں خرچ کرنا۔ نماز قائم کرنا سب کچھ رُک جاتا ہے۔ الغرض جو کام بھی کیا جائے وہ عبادت بن جاتا ہے بشرطیکہ تقوےٰ کے ساتھ کیا جائے اس طرح ایک مومن کا ہر کام عبادت ہوتا ہے۔ عبادت نماز روزہ تک محدود نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ جب ہر کام عبادت بن سکتا ہے تو جو کام دین کی اشاعت کے لئے کئے جائیں وہ تو بدرجہ اولیٰ عبادت ہیں۔ اسی طرح ہر سال جلسہ سالانہ میں شامل ہونا بھی ایک عظیم عبادت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"عبادت کے محض یہ معنے نہیں کہ وہ نمازیں جو ہم پڑھتے ہیں یا وہ روزے جو ہم رکھتے ہیں عبادت ہیں بلکہ جتنے احکام بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہم پر نازل ہوئے ہیں اور وہ تمام ذمہ داریاں جو ہم پر عائد ہوتی ہیں وہ سب عبادت میں شامل ہیں۔ ہماری نمازیں ہی صرف عبادت نہیں۔ ہمارے روزے ہی صرف عبادت نہیں۔ ہماری زکوٰۃ ہی صرف عبادت نہیں۔ ہمارا حج ہی صرف عبادت نہیں۔ بلکہ ہمارے چندے بھی عبادت ہیں۔ ہماری تبلیغ بھی عبادت ہے۔ ہماری تنظیم بھی عبادت ہے۔ پھر جماعتی کاموں میں جو ہمارا وقت صرف ہوتا ہے، وہ بھی عبادت ہے۔ غرباء اور مساکین کی ترقی کے لئے جو ہم کوشش کرتے ہیں وہ بھی عبادت ہے بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ پر نظر رکھتے ہوئے اور ثواب کے حصول کے لئے ہم جو خدمت اپنے بیوی بچوں کی کرتے ہیں اسے بھی عبادت قرار دیا ہے۔ غرض مومن کا ہر کام ہی عبادت ہے۔ مگر اس کا سو فیصدی پورا کرنا انسان کے لئے ممکن نہیں۔"

(الفضل ۱۶/۱۲/۶۲ صفحہ نمبر ۲)

تحدیث نعمت

المنبر کے ایڈیٹر کے لئے لمحۂ فکریہ

ذیل میں ہم جماعتِ احمدیہ کے متعلق دو ایسے واقعات بیان کر رہے ہیں جو یقیناً المنبر کے ایڈیٹر کے لئے قابلِ غور اور باعث ہدایت ہونے چاہئیں۔

(۱) دوسرے اخباروں کی طرح المنبر میں بھی گزشتہ انتخاب میں جو بدعنوانیاں مسلمانوں سے سرزد ہوئی ہیں ان کا ذکر نہایت افسوس اور عبرتناک طریقے سے کیا گیا ہے بلکہ ہمارا خیال ہے کہ المنبر نے اس کو دوسروں کی نسبت کچھ زیادہ ہی محسوس کیا ہے۔ چنانچہ اپنے اداریہ ۱۱/۱۲/۶۲ میں رقمطراز ہیں:۔

"ہم جس نقطۂ نظر کے حامل ہیں یا یوں کہئے کہ جس طرزِ فکر کو ہم اپنے ایمان و عقیدہ کا نتیجہ سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ خطرناک حالت خواہ معاشیات میں رونما ہو یا خطرات و اندیشوں کا مظہر سیاستِ ملکی ہو اس کا حقیقی اور اصل سبب صرف یہ ہے کہ جو قوم خطرات کے بھنور میں پھنس چکی ہے وہ اس زمین اور آسمان کے مالک اور فرمانروا کے قانونِ حق سے روگرداں ہو چکی ہے اور اس کی سرکشی و نافرمانی اب اس مرحلے تک جا پہنچی ہے کہ ملک کا مالک اور سلطنت کا بادشاہ اپنی سرکش رعیت کو سزا دینے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اور چونکہ اس کا قانونِ سزا، مقصد اصلاح اور رحم و شفقت پر مبنی ہے اس لئے وہ سزا سے پہلے ہمدردی اور شفقت بھرے انداز سے سرکشی و سرتابی سے دستکش ہو کر اطاعت و وفاداری کی روش اختیار کرنے کی دعوت دیا کرتا ہے۔ جب لوگ اس دعوت کو سنا ان سنا کر دیں تو وہ خطرے کا الارم دیتا ہے اور جب شامتِ اعمال کے مارے افراد و عناصر اس پر بھی کان نہ دھریں تو وہ پہلے چھوٹے عذاب میں انہیں مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ اپنی غلط روش سے باز آ جائیں۔ اس پر وہ نہ سمجھیں تو اس سے زیادہ سخت، پھر اس سے زیادہ شدید اور بالآخر تباہ کن عذاب میں ایسی قوم کو مبتلا کر دیتا ہے۔"

(المنبر ۱۱/۱۲/۶۲ صفحہ ۳)

ہم اس اداریہ پر پھر کبھی کچھ عرض کریں گے فی الحال المنبر کے ایڈیٹر اور ان کے عزیز دوست مولوی امین احسن صاحب اصلاحی کی اطلاع کے لئے یہ خوشخبری سناتے ہیں کہ تمام پاکستان میں صرف "ربوہ" ہی ایک ایسی بستی ہے جس میں بی ڈی انتخابات کے دوران میں پوری پوری طرح اسلامی متانت اور خاموشی رہی ہے اور کسی ایک امیدوار کا بھی ایک پیسہ انتخابات پر خرچ نہیں ہوا۔ کیا آپ انتخابی تاریخ سے اس کی کوئی نظیر پیش کر سکتے ہیں؟

(۲) دوسری بات الفضل کی حسبِ ذیل عبارت سے واضح ہوتی ہے:۔

"منتظمین کانگریس کی سردمہری کا دوسروں پر کیا اثر ہوا ہمیں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن جماعتِ احمدیہ نے جب دیکھا کہ پاپائے اعظم سے ملاقات کا وقت نہیں دیا گیا بلکہ وہ جگہیں جہاں مہمان ٹھہرائے گئے ہیں وہاں جانے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی تو اس جماعت نے پیغام اسلام پہنچانے کا دوسرا بندوبست کیا۔ ہم نے اپنے خدام کی چُن چُن کر ایسی گزرگاہوں پر ڈیوٹی لگائی جہاں سے ملکی و غیر ملکی مہمان بکثرت گزرتے تھے جو مندوبین بحری جہازوں میں مقیم تھے ان کے لئے بندرگاہ کے ان گیٹوں پر ڈیوٹی لگائی گئی جو انکے آنے جانے کا راستہ تھا اسی طور بڑے بڑے ہوٹلوں کے فٹ پاتھ پر خدام متعین کر دئے گئے۔ اکثر ہوسٹلوں کے سامنے بھی خدام موجود ہوتے۔ پھر اول میدان کے چاروں طرف جہاں بے شمار خلقت جمع ہوتی تھی وہاں بھی اپنے خدام ہر وقت موجود رہتے تھے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شاید ہی کوئی ملکی یا غیر ملکی مندوب ایسا ہو گا جس کے ہاتھ میں جماعت کا لٹریچر نہ پہنچا ہو۔ لوگ کثرت سے خود مانگ مانگ کر لیتے تھے اور دو دو چار چار آدمی مل جل کر پڑھتے تھے جس دن سپاسنامے کی عام اشاعت ہوئی۔ اس دن پادریوں کا ذوق و شوق قابلِ دید تھا۔ ہر پادری نے کوشش کی کہ اس سپاسنامے کی ایک کاپی اس کے ہاتھ آ جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چرچ کے حلقے میں یہ بات خوب مشہور ہو گئی۔ اخبارات نے نمایاں طور پر یہ خبر چھاپنی شروع کر دی۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر بہت سے عیسائی فکرمند ہو گئے مگر پولیس کی طرف سے ہم کو اتنی آزادی تھی کہ جلسہ گاہ چھوڑ کر اس کے فٹ پاتھ پر بھی ہمارے خدام کتابیں دے رہے تھے۔ چنانچہ بشپ آرچ بشپ اور کارڈینل کے عہدوں پر جو لوگ فائز تھے اور مخصوص نشستوں پر بیٹھے تھے انہیں بھی ان کتابوں کا سیٹ پیش کیا گیا۔ ان میں سے اکثر نے شکریہ کے ساتھ یہ کتابیں قبول کیں۔"

(الفضل ۱۵/۱۲/۶۲ صفحہ ۳)

ہماری التجا ہے کہ اگر آپ واقعی اسلام اور مسلمانوں کا غم کھاتے ہیں تو دستِ افسوس ملنے اور لکیر کا سہارا لینے کی بجائے آگے آئیں اور جماعتِ احمدیہ سے مل کر کام کریں تاکہ آپ کو حقیقی روشنی مل جائے جس سے آپ اپنے اور دوسروں کے ماحول کو اسلام سے منوّر کر دیں۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کے نیک بندے
قبولیتِ دعا سے شناخت
کئے جاتے ہیں۔"

(تبلیغ رسالت صفحہ ۱۱۲ جلد پنجم)

مجلس افتاء کے اہم فیصلے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل فیصلوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ (ملک سیف الرحمٰن سیکرٹری مجلس افتاء)

پچاس سالہ خلافت جوبلی

"ایک معتد بہ عرصہ تک کسی نیک کام کے بخیر و بخوبی سرانجام پانے پر اگر اللہ تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر انفرادی یا قومی سطح پر خوشی منائی جائے تو اسے بدعت سیئہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ خوشی کا اظہار فی ذاتہٖ غیر شرعی رنگ رکھتا ہو البتہ خوشی کے اظہار کے لئے کسی نص شرعی کے بغیر کسی خاص عرصہ پر تواتر اختیار کر لینا بدعت ہے جو آئندہ قبیح رسومات کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔ لہٰذا خلافت ثانیہ کے دوسرے پچیس سالہ دور کے کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہونے پر خلافت جوبلی کی تکرار یا کسی جشن کا انعقاد کوئی شرعی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے اسے نہیں منانا چاہیئے۔"

تشریح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۹ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"ہماری کامیابی اور فتح یہی ہے کہ ہم دین کو اسی طرح دوبارہ قائم کر دیں۔ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور ایسے رنگ میں قائم کریں کہ شیطان اس پر حملہ نہ کر سکے اور کوئی کھڑکی۔ کوئی روشندان اور کوئی در اس کے لئے کھلا نہ رہنے دیں۔"

(الفضل ۳۱ مارچ سنہ ۶۲ء)

اشاعت فوٹو حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"صحیح مقاصد کے لئے فوٹو اتروانا شرعاً جائز ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دینی اور جائز مقاصد کی خاطر ہی اپنا فوٹو اتروایا۔

۲۔ ایسے دینی اور جائز مقاصد کی تعیین اور فوٹو کی طرز اشاعت کے فیصلہ کا حق خلیفۂ وقت یا آپ کے مقرر کردہ فرد یا ادارہ کے سوا اور کسی کو نہیں ہے۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ مامور من اللہ ہیں۔ اس لئے یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ آپ کے فوٹو کی بے جا نمائش سے شرک خفی کا رجحان پیدا ہو جائے۔ اسی بنا پر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فوٹو کو در و دیوار پر آویزاں کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ حضور کا یہ حکم ادارہ جات پر بھی اسی طرح اطلاق پاتا ہے جیسے گھروں اور دوکانوں وغیرہ پر۔"

تشریح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی وہ اس واسطے تھی کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں، اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو۔۔۔۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے جن میں لکھا ہے کہ دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔۔۔۔ شریعت میں ہر ایک امر جو ماینفع الناس کے نیچے آوے اس کو دیر پا رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں (ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈوں پر چھپوائی تھی۔ ان کو خریدنا نہیں چاہیئے بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۲)

مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی توجہ کے لئے

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد —

ذیل میں ہم مولوی اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ احمدیہ کی رپورٹ کا وہ حصہ نقل کرتے ہیں جس میں انہوں نے دو ایسی خوابوں کا ذکر کیا ہے۔ جو ان کے تبلیغی اور تربیتی دورہ کے متعلق جماعت کے بعض افراد کو دکھائی گئیں۔ تربیت و تبلیغ انبیاء علیہم السلام کا مقدس ورثہ ہے۔ اگر اس کام میں خلوص نیت تقویٰ اور تقوے شامل ہو۔ تو اس کام کے کرنے والوں کے ساتھ خاص الٰہی تائید اور نصرت شامل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی حقیر خدمات کو قبولیت کا شرف بخش کر اپنے بندوں کے دل میں ان کے احترام و اکرام کی خود ہی تحریک فرماتا ہے۔ وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ہمارے سلسلہ کے مربیوں اور دوسرے کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ دین کی خدمت کرتے ہوئے محض خدا تعالیٰ کی رضا اور رضوان کو ہی اپنا مقصود بنائیں اس صورت میں اللہ تعالیٰ ان کی خاص نصرت فرمائے گا

مولوی اسد اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ نومبر کے آخر میں ضلع ہزارہ کے ایک گاؤں جاگیر متصل گڑھی حبیب اللہ تبلیغی دورہ پر گئے۔ وہاں ماسٹر عبد الجلیل صاحب کے گھر ٹھہرے کہ اگلی صبح کو ان کی لڑکی کنیز فاطمہ صاحبہ دو میل دور ایک گاؤں دتہ سے وہاں پہونچ گئیں۔ یہ گاؤں ایک اونچی پہاڑی پر ہے۔ اور راستہ بہت دشوار گذار ہے۔ اس لڑکی نے مجھے دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ اس نے آج رات ہی یہ خواب دیکھی کہ میرے والد صاحب کے گھر جماعت کے مبلغ آئے ہیں اور آتے ہی مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا میرے لئے مصلےٰ بچھایا ہے؟ پھر انہوں نے مجھے موتیوں کا ایک قیمتی ہار تحفہ دیا۔ جسے میں نے اپنے گلے میں ڈالا اور پھر میری آنکھ کھل گئی۔

کنیز فاطمہ صاحبہ کا بیان ہے کہ مجھے اس خواب کے سچے ہونے کا اس قدر یقین تھا کہ میں گھر کے روزمرہ کے ضروری کام چھوڑ کر گاؤں سے روانہ ہو گئی اور راستہ میں جاگیر سے آنے والے مسافروں سے پوچھتی رہی کہ کیا ہمارے گھر کوئی مہمان آیا ہے۔ چنانچہ کسی نے مجھے بتایا کہ ہاں تمہاری جماعت کا مبلغ آیا ہوا ہے۔ سلسلہ کے مربی کو اپنے گھر میں دیکھ کر اور اپنی خواب کے پورا ہونے پر وہ خاتون اس قدر خوش تھی کہ اس کا بیان مشکل ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ موتیوں کا ہار خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے پُر معارف کلام کا تحفہ ہے جسے آپ سنیں گی اور فائدہ اٹھائیں گی چنانچہ اس کے بعد کنیز فاطمہ صاحبہ ہمارے ساتھ باجماعت نمازوں اور درس میں شریک ہوتی رہیں اور وہی میرے لئے مصلےٰ وغیرہ کا انتظام کرتی رہیں۔

۲۔ جاگیر سے مولوی اسد اللہ صاحب سکندھار نامی گاؤں میں تشریف لے گئے۔ جہاں کریم اللہ خان صاحب احمدی کا گھر ہے۔ ان کے صاحبزادے ڈاکٹر افضل خان نے میرے پہنچنے پر بتایا کہ میں نے آج ہی سحری کے وقت ایک درویش کو دیکھا کہ وہ ہمارے گھر آیا ہے اور ہمیں خدا اور اس کے رسول کی باتیں سنا رہا ہے اور ہمیں پند و نصائح بھی کر رہا ہے۔ اور میں بڑے سرور اور خوشی سے اس کی باتوں سے لطف اٹھا رہا ہوں۔ لیکن جلد ہی یہ حالت ختم ہو جاتی ہے۔ اور مجھے افسوس ہوتا ہے کہ یہ روحانی مجلس کیوں اتنی جلدی ختم ہو گئی اور آج ہی آپ کے تشریف لانے پر یہ کشف پورا ہو گیا۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اپنے انوار و روحانی [illegible] آمین

---

(۲) "ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اور امر ہے اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جابجا در و دیوار پر نصب کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے لغو کام منجر بشرک ہو جاتے ہیں بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا ہندوؤں اور عیسائیوں میں پیدا ہو گئیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جو شخص میری نصائح کو عظمت اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہے اور میرا سچا پیرو ہے وہ اس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہے گا ورنہ وہ میری ہدایتوں کے برخلاف اپنے تئیں چلاتا اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۹۵)

(۳) حضور کے ایک صحابی محترم حبیب الرحمٰن صاحب کی روایت ہے کہ

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے پہلا فوٹو لیا گیا تھا۔ میں نے وہ فوٹو خریدا اور اس پر فریم اور شیشہ بھی لگوایا۔ جب میں قادیان میں گیا۔ اور حسب دستور تنہائی میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے جناب ممدوح سے عرض کی کہ میں نے حضور کا فوٹو خریدا ہے۔ اگر حضور کی اجازت ہو تو اس کو اپنی نشست گاہ میں دیوار پر لگایا جاوے۔

حضور نے فرمایا نہیں ہمارا اس فوٹو سے ہرگز یہ منشاء نہ تھا۔۔۔۔۔ میں نے عرض کی کہ اب اسکو خرید چکا ہوں اس کو کیا کیا جاوے؟

فرمایا۔ کہ کسی صندوق میں ڈال چھوڑو ایسی جگہ نہ رکھو کہ لوگ آئیں اور دیکھیں اس طرح تصویروں کی پرستش شروع ہو جاتی ہے۔ پس میں نے اسی دن سے وہ فوٹو الماری میں رکھا ہوا ہے۔

اُردو زبان!

نہ صرف ہندوستان کی بلکہ سارے جہان کی زبان ہونیوالی ہے

مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی افسر منصوری

اُردو کی اہمیت

ہندوستان میں سوامی دیانند کی آریہ سماجی تحریک (۱۸۷۵ء) کے آغاز سے گاندھی جی کی سیاسی تحریک آزادی کے اختتام (۱۹۴۶ء) تک گو زبان کے مسئلہ پر بھی ہندو مسلم مناقشات بڑھتے چلے گئے مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہندو اکثریت کی غوغا آرائی کے باوجود تمام بہی خواہانِ ملک نے ہمیشہ ہندو مسلم اتحاد کے نام پر متحدہ ہندوستان کے باشندوں کو یہی سمجھانے کی کوشش کی کہ ؎

"اُردو میں جو سب شریک ہونگے نہیں
اس ملک کے کام ٹھیک ہونگے نہیں"
"ممکن نہیں شیخ امراء الغنیس بنیں
پنڈت جی والمیک ہونگے نہیں"

(اکبر الہ آبادی)

اس سچی خدا لگتی بات کو تمام حق پسند و ذی شعور ہندو اصحاب نے بھی ہمیشہ تسلیم کیا اور انگریزی دور میں علی الاعلان کہا کہ ہندوستان کے فائدہ کے لئے اردو زبان واقعی ہندو مسلم اتحاد کی ضامن ہے کیونکہ یہ سارے ہندوستان کی واحد ملکی زبان ہے۔ مثلاً ۱۹۲۷ء میں مسٹر بابو رام سکسینہ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے اپنی مشہور انگریزی تصنیف "دی ہسٹری آف اُردو لٹریچر" میں یہ تحریر فرمایا "آج کل تعمیر قومی کے ایام میں اردو کی اہمیت جو ہندو مسلم اتحاد کی نشانی ہے کبھی مبالغہ کی صورت اختیار نہیں کر سکتی۔ یہ (زبان) ان کے ملاپ کی ایک ضمانت ہے۔"

اتنا ہی نہیں بلکہ آگے اُردو کی ملک گیر اہمیت اور مقام کے بارے میں لکھا کہ "اُردو حقیقت میں ہندوستان کی لنگا فرینکا یعنی ملکی زبان ہے کیونکہ یہ سارے ہندوستان میں سمجھی جاتی ہے حتیٰ کہ ان جگہوں میں بھی جہاں یہ بولی نہیں جاتی۔ مرہٹی زبان کشمیر میں، گجراتی بہار میں، تامیل سندھ میں بالکل (اغلباً) بانتو زبان کی طرح غیر ملکی محسوس ہوں گی لیکن جیسا کہ ہر شخص اپنے تجربہ کی بناء پر گواہی دے سکتا ہے۔ ہندوستانی یعنی اُردو زبان ہندوستان کے طول و عرض میں اور اس کے دور دراز اطراف میں بھی سمجھی جاتی ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ ملک سے باہر عدن، پورٹ سعید اور مالٹا جیسی جگہوں میں بھی لوگ اس کو سمجھ لیتے ہیں۔ ہندوستان کی دوسری مادری زبانوں کے بارے میں معاف کیجئے بغیر ان کا استخفاف کئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ صرف صوبائی ہیں۔ مگر اردو زبان تمام صوبوں میں مشترک ہے۔"

(دی ہسٹری آف اردو لٹریچر
انگلش طبع دوم صفحہ ۳۶۵)

لیکن متعصب ہندوؤں نے ہمیشہ ان حقائق کی طرف سے روگردانی اختیار کی اور ہٹ دھرمی سے اپنی اکثریت کے زعم میں اردو کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی فی زمانہ گو وقتی طور پر یہ مخالفت ایک افسوسناک اور رشک گزرنے والا منظر پیش کرتی ہے۔ مگر تاریخ کی روشنی میں اس کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ کوئی خاص بات نہیں۔ اور مستقبل پر نظر رکھنے والوں کے نزدیک تو یہ مخالفت دیرپا ثابت نہیں ہو سکتی۔ "تلک الایام نداولھا بین الناس!"

ایک دلچسپ مضمون

آج سے انیس سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک نہایت مخلص و فدائی صحابی مکرم سید غلام حسین صاحب، وٹرنری آفیسر بھوپال کا ایک مضمون زیرِ عنوان "اردو زبان اور احمدی برادران" الفضل ۷ ر مئی ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا تھا جو اردو کے حق میں آج بھی نہایت مفید اور دلچسپ ہے۔ اس مضمون کے شروع میں ایک قسم کا گلہ کرتے ہوئے سید صاحب موصوف نے تحریر فرمایا کہ "اس زمانہ میں جو درگت اردو زبان کی برادرانِ وطن (یعنی ہندوؤں) کے ہاتھوں ہو رہی ہے اس کی کوئی حد نہیں۔" ملکی تقسیم سے پہلے ان الفاظ کو پڑھ کر اس عاجز کے خیالات کچھ دیر کے لئے دہلی کے لال قلعہ کی طرف منتقل ہو گئے تھے اور دل نے کہا تھا... جب قلعہ والے ہی چل بسے تو بعد میں ان کی پروردہ زبان کی درگت ہندوؤں کے ہاتھوں بننا کون سے تعجب کی بات ہے!

خمیازہ غفلت

اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی قوم اپنا دورِ سلطنت ختم کر لے تو پھر اس کی پیدا کی ہوئی باتیں، اس کا تمدن اور اس کی زبان وغیرہ سب ہی ایک عرصہ کے بعد ماند پڑ جاتی ہے۔ اور رعایا کا رجحان آہستہ آہستہ نئی باتوں اور نئے حالات کا گرویدہ ہونے لگتا ہے۔ تاریخِ عالم بتاتی ہے کہ سلطنت کی تبدیلی ہمیشہ ملک میں ایک لرزہ خیز انقلاب پیدا کر دیتی ہے اور ایسے وقت میں تجدید و تعمیر کا ایک نیا باب کھل جاتا ہے۔ محکوم لوگ اپنے پہلے فرمانرواؤں کے جوئے سے آزاد ہو کر، صحیح یا غلط شکایات کی بناء پر، ان کے خلاف اپنے دلوں کا بخار کچھ اس طرح پر نکالا کرتے ہیں کہ ان کی تمام جاری کردہ چیزوں کی درگت بناتے ہیں، انکی تہذیب اور تمدن کو بدلتے ہیں حتیٰ کہ ان کی یادگاروں کو بھی مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسلامی دور کی دلّی کے اُجڑ جانے کے بعد انگریزی راج میں مسلمانوں کی ہر بات کے خلاف ہندو اکثریت کے آواز اٹھی اور اردو زبان کی "درگت" بنانے میں کوئی خاص بات نہیں اس کی تہ میں غلطی یا لاعلمی بھی ہو سکتی ہے۔

البتہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے مسلمان بادشاہوں کی ایک بڑی بھاری غلطی کے نتیجہ میں ہے انہوں نے اپنے دورِ جہانگیری میں تبلیغِ اسلام کے ذریعہ ہندوؤں کو اپنا حقیقی بھائی بنانے کی طرف سے مجرمانہ غفلت برتی تھی جس کا خمیازہ آج ایک دنیا دیکھ رہی ہے! اگر اس وقت بذریعہ تبلیغ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان سے غیریت کا پردہ اٹھانے کی مخلصانہ کوششیں کی جاتیں تو آج ہندوستان میں نہ کوئی شدید تعزقہ نظر آتا اور نہ ہی اردو زبان کی یہ "درگت" بنتی۔

اردو کی ابتدا

جہاں تک زبان کا سوال ہے ہندو صاحبان یہ بھول رہے ہیں کہ اردو زبان برج بھاشا سے نکلی ہے۔ اور برج بھاشا خالص ہندوستانی زبان ہے۔ گزشتہ زمانہ میں جب مسلمان بادشاہوں کے لشکری ہندوؤں سے بازاروں میں ملتے تھے تو اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے کچھ اپنے اور کچھ ان کے الفاظ میں ملی جلی بات چیت کیا کرتے تھے۔ چونکہ اکثریت ہندوؤں کی تھی اس لئے برج بھاشا کے الفاظ ہی کثرت سے لشکریوں کی زبان پر چڑھتے گئے مسلمانوں نے ہندوستان کو کبھی غیر ملک نہیں سمجھا تھا بلکہ اسلام کی توحید بھری تعلیم کے ماتحت ان کا سیاسی نظریہ ہمیشہ یہی رہا کہ "ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست" اسلئے یہاں آکر بھی مسلمانوں نے اس سرزمین کو اپنا وطن سمجھا اور ہمیشہ اعلیٰ درجہ کے ملکی بن کر رہے اور اہلِ ہند کی برج بھاشا کو بھی اختیار کرنے اور اپنانے کی پوری کوشش کی۔ روزمرہ کے میل جول اور باہمی گفتگو کے سبب آہستہ آہستہ برج بھاشا سے ہندوستان کے اندر ایک مخلوط زبان پیدا ہو گئی جس نے بعد میں اردو کا نام پایا اردو کے معنی بازار لشکر کے ہیں۔ تو مولود اردو زبان کا مقدر شروع سے ہی بہت اچھا تھا۔ لشکریوں کے وسیلہ سے کچھ دنوں بعد یہ زبان دیوانِ عام میں پہنچ گئی۔ جہاں اس کے بچپن کے دن گزرے۔ پھر کچھ ہوش سنبھالا تو ترقی کر کے دیوانِ خاص میں جا پہنچی۔ جہاں امراء دربار کی مجلس میں اس نے سن بلوغ کو پایا۔ وہاں سے پھر قلعہ معلّٰی میں حاضر ہو کر زیر سایہ خسروی اس نے لا تی پختگی حاصل کی اور ہندوستان کی واحد ملکی زبان بن گئی۔

فارسی کے بعد اردو

مسلمانوں کے عہد میں ہندوستان کے اندر فارسی زبان کا دور دورہ رہا۔ تمام شاہی اور عدالتی کام فارسی زبان میں انجام پذیر ہوتے تھے، جب انگریزوں کا عمل دخل ہوا تو انہوں نے بھی ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں پہلے فارسی زبان سے کافی مدت تک کام لیا لیکن جب لارڈ ولیم بنٹنگ گورنر جنرل ہو کر ہندوستان آئے تو ۱۸۳۲ء میں ان کی اصلاحات کے ماتحت عدالتوں کی زبان فارسی کے بجائے اردو قرار پائی۔ ظاہر ہے کہ اگر اردو ہندوستان کی عام مقبول زبان نہ ہوتی تو تبدیلیٔ زبان کے سوال کو انگریز اردو سے کبھی حل نہ کرتے بلکہ ہندی یا سنسکرت یا کوئی اور زبان جس کو ہندو صاحبان ملکی زبان کہنا چاہتے ہیں اس کو فارسی کی جگہ عدالتوں میں رائج کرتے۔ مگر اس وقت انگریزوں کا اردو زبان کو عدالتی زبان قرار دینا ثابت کرتا ہے کہ ہندوستان کی واحد عام فہم یا لنگا فرینکا اردو ہی تھی۔

مزید برآں ایک تازہ شہادت بھی ملا حظہ ہو مسٹر مہر چند مہاجن، ان بی چیف جسٹس آف انڈیا نے اپنی کتاب "LOOKING BACK" (مطبوعہ ۱۹۶۳ء) میں ایک واقعہ لکھا ہے جو اردو کے سرکاری مقام رکھنے اور مقبول عام ہونے پر بڑی روشنی ڈالتا ہے۔ آج سے پچاس سال قبل یعنی ۱۹۱۳ء میں نوجوان مسٹر مہاجن دھرم سالہ ضلع کانگڑہ میں وکالت کرتے تھے وہ جب پہلی مرتبہ ایک یوروپین سشن جج مسٹر لی راسگنل (Le. Rosignal) کی عدالت میں پیش ہوئے تو کہتے ہیں کہ "میں نے انگریزی میں اپنی بحث شروع کی تو جج صاحب نے نہایت اطمینان سے کہا "مسٹر مہاجن عدالت کی زبان اردو ہے"۔ اور وہ (جج) اتنی اچھی اردو جانتے تھے کہ اگر کوئی وکیل (با موقعہ اردو لفظ کے لئے) مشکل میں مبتلا ہو جاتا تو وہ اس کو صحیح لفظ بتا دیتے۔" ("لوکنگ بیک" صفحہ ۳۹) مذکورہ بالا تاریخی واقعات ثابت کرتے ہیں کہ مدت سے اردو زبان ہی ہندوستان کی عام فہم ملکی زبان رہی ہے۔

اب یہ زمانہ کی بوالعجبی ہے کہ اس خالص ہندوستانی زبان کی "درگت" ہندوؤں کے ہاتھوں بن رہی ہے۔ اور اس کے ملکی زبان ہونے پر عام ہندو صاحبان کو خلش سی محسوس ہوتی ہے۔ نہ ہوئے آج "فسانۂ آزاد" کے مصنف پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار آنجہانی! وہ یقیناً "مہاسبھائی" ذہنیت کو اردو کے حق میں استوار کئے بغیر چین نہ لیتے۔ اُن جیسی نامور ہستیوں کے اُٹھ جانے کے بعد ہی ہندو اکثریت کی طرف سے یہ سوال زیر بحث لایا گیا کہ اُردو ہندوستان کی ملکی زبان ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔ لیکن خیر، ہمارے نزدیک تو یہ شروع سے ہی ایک عارضی بحث ہے جو بالآخر اُردو کے حق میں انشاء اللہ ختم ہو جائے گی۔

احمدی نقطۂ نظر

۱۹۳۸ء کی بات ہے کہ ایک موقعہ پر ایک مسلمان صاحب اور ایک ہندو صاحب جو دونوں معززو تعلیم یافتہ تھے۔ اُردو زبان کے قضیہ پر بحث فرما رہے تھے۔ یہ عاجز بھی سن رہا تھا۔ بالآخر ہندو صاحب نے مجھ سے بھی کچھ اظہار رائے کے لئے فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ "آپ کی بحث تو ہندوستان کی حد تک ہی محدود رہی کہ اردو اس ملک کی زبان ہو سکتی ہے یا نہیں۔ لیکن مجھے تو یہ ساری دنیا کی زبان ہوتی نظر آ رہی ہے۔" یہ سن کر وہ چونک پڑے اور بولے۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے"؟ میں نے عرض کیا کہ "پرماتما کا منشاء اب ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ میرے پاس تو ولایت سے بھی انگریزوں کے خطوط اردو میں لکھے ہوئے آتے ہیں۔ آپ ابھی تک ہندوستان سے متعلق ہی بحث فرما رہے ہیں"۔ یہ سنکر ان کو اور حیرت ہوئی اور میری طرف زیادہ متوجہ ہو گئے۔

تب میں نے بتایا کہ "میں احمدی ہوں اور جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رکھتا ہوں۔ ہماری جماعت کے مبلغ دُنیا کے مختلف ممالک میں دین اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ جا بجا ہمارے مشن قائم ہیں۔ اس زمانہ کے اوتار حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تفسیری لٹریچر قریباً سارے کا سارا اردو زبان میں ہے۔ اور ہمارے مبلغ دنیا کے جس ملک میں جاتے ہیں قرآن مجید کے ساتھ حضور علیہ السلام کی کتابیں بھی ہمراہ لے جاتے ہیں۔ یورپ میں اور امریکہ میں، چین میں اور جاپان میں، افریقہ اور آسٹریلیا میں۔ نیز دنیا کے مختلف و متعدد جزیروں میں احمدی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ بیرونی ممالک میں نئے مسلمان ہونے والوں میں سے بعض دوست محض احمدی لٹریچر سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے شوق میں اُردو زبان بھی سیکھتے ہیں۔ چنانچہ میرے ایک دوست مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی۔ اے جب مبلغ ہو کر ولایت گئے تو انہوں نے بھی بعض نو مسلم انگریزوں کو اردو پڑھائی۔ جب بعد تعارف ان میں سے بعض کے خطوط میرے پاس آئے تو ان میں اردو لکھی ہوتی تھی۔ بلکہ اردو اشعار بھی۔ اس طرح سے احمدی مبلغین کے ذریعہ اُردو زبان دنیا کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے کہ اس دَور میں احمدیوں کے ذریعے اسلام دنیا میں پھیلے۔ اس لئے اب دنیا بھر میں انشاء اللہ اُردو زبان بھی پھیل کر رہے گی۔ سو یہ بات بالکل درست ہے کہ اُردو ساری دُنیا کی عام فہم زبان ہونیوالی ہے۔" اس وضاحت پر وہ دونوں صاحبان اپنی بحث بھول گئے کہ اردو ہندوستان کی زبان ہو سکتی ہے یا نہیں۔

اُردو کا مستقبل

سچی بات یہ ہے کہ احمدی جماعت۔۔۔۔۔ کہ جس کی نگاہیں صدیوں آگے پڑ رہی ہیں۔ اور جس کا فکر اور جس کا غم، جس کی راحت اور جس کی زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف ہے اور جس کے پاس روحانی علم و عرفان کے خزانے اُردو زبان میں موجود ہیں۔ اور جو بنی نوع انسان کی بہتری کا لائحہ عمل اردو زبان میں لئے ہوئے ہو۔ اسکے کسی فرد کے سامنے بھلا یہ بحث کہ اردو ہندوستان کی ملکی زبان ہو سکتی ہے یا نہیں۔ معنے ہی کیا رکھتی ہے؟۔ یہ صورت کہ "اس زمانہ میں جو درگت اردو زبان کی برادران وطن کے ہاتھوں ہو رہی ہے اس کی کوئی حد نہیں" محض ایک عارضی صورت ہے۔ کیونکہ یہ تجدید و احیاء اسلام کا زمانہ ہے۔ ترکوں نے بھی اسلام لانے سے قبل بغداد میں مسلمانوں کی عباسی سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ لیکن بعد میں جب وہی ترک بفضل ایزدی من حیث القوم حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو بہترین حامل دین متین و خدام الحرمین شریفین ثابت ہوئے۔ آج ہندو صاحبان بھی اگر تعصب یا لاعلمی کی وجہ سے اردو کی درگت بناتے نظر آتے ہیں تو یہ کوئی خاص فکر و اندیشہ کی بات نہیں۔ انشاء اللہ العزیز کل کو یہی فائدہ شناس لوگ حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے حلقہ بگوش اسلام ہو کر بہترین خادم اسلام اور خادم اردو زبان میں ثابت ہوں گے۔

تحصیل زر اور انتظامی امور کے متعلق

مینجر الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کریں۔ (مینجر)

سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام

برادرانِ جماعت کے نام

جماعت کے ہر فرد کو تاریخِ احمدیت (چوتھا حصّہ) کی اشاعت میں حصّہ لینا چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت اہم پیغام بغرض اشاعت عطا فرمایا ہے جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ــــ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادران! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

● جیسا کہ احباب کو علم ہے مولوی دوست محمد صاحب میری ہدایت کے ماتحت تاریخ احمدیت لکھ رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ خدا کے فضل سے انہوں نے اس کا چوتھا حصّہ بھی مکمل کر لیا ہے۔ استاذی المکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے بلند مقام اور آپ کے عظیم الشان احسانات کا کم از کم تقاضا یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد آپ کے زمانہ کی تاریخ کی اشاعت میں پورے جوش و خروش سے حصّہ لے۔ خود بھی پڑھے اور دوسروں کو بھی پڑھائے بلکہ میں تو یہ بھی تحریک کروں گا کہ جماعت کے وہ مخیر اور مخلص دوست جو سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ ہی نمایاں حصّہ لیتے رہے ہیں تاریخ احمدیت کے مکمل سیٹ اپنی طرف سے پاکستان اور ہندوستان کی تمام مشہور لائبریریوں میں رکھوا دیں تا اس صدقہ جاریہ کا ثواب انہیں قیامت تک ملتا رہے اور وہ اور ان کی نسلیں اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی وارث ہوتی رہیں۔ آمین

● تاریخ احمدیت کے پانچویں حصّہ سے متعلق حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں کہ:-

ادارۃ المصنفین ربوہ کی طرف سے تاریخ احمدیت کا پانچواں حصّہ شائع کیا جا رہا ہے۔ سلسلہ کی تاریخ سے واقفیت رکھنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کا مطالعہ کریں اور اس کی اشاعت میں حصّہ لیں۔

والسّلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

مطب

حکیم محمد شفیع ممتاز الاطباء

زنانہ و مردانہ امراض

صحیح تشخیص ۔ قابل اعتماد ادویات

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

ملفوظات

جلد پنجم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبہ جو جماعت کی تربیتی اور روحانی ترقی کے لئے مفید اور تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یہ خزانہ علم و عرفان جلسہ سالانہ پر طلب فرمائیں۔

فصل الخطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف جو رد عیسائیت کے مضبوط دلائل پر مشتمل ہے اور امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ ھدیہ ۔ فی نسخہ سات روپے۔ (۷.۰۰)

فضائل القرآن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ جو قرآن مجید کے فضائل سے متعلق پُر معارف اور پُر حکمت مضامین پر مشتمل ہے۔

ھدیہ ۔ علاوہ محصول ڈاک آٹھ روپے صرف

ملنے کا پتہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

انوار ہدایت

نئی مطبوعہ کتاب کے بارے میں خاص خوشخبری

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی ۔ دلائل اور دس شرائط بیعت کی تشریح پر مشتمل ہے ۔ تمام حوالجات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی کتب ۔ تحریرات اور ملفوظات سے اخذ شدہ ہیں ۔ آپ کی تبلیغی ۔ تعلیمی اور تربیتی اغراض کو پورا کرنے والی دو صد کے زائد صفحات پر مشتمل اس کتاب کی قیمت صرف تین روپے رکھی گئی ہے لیکن ۲۰/۱۲ تک پیشگی قیمت ادا کرنے والوں کو نہ صرف آٹھ آنے کی رعایت دی جائے گی بلکہ ان کے اسماء گرامی بھی فہرست معاونین میں شکریہ اور دعا کے ساتھ شائع کر دیئے جائیں گے۔

جلسہ سالانہ پر ہر کتب فروش سے یہ کتاب خرید فرما دیں ۔ جلسہ کے بعد افضل برادرز نیر دہلی ہاؤس اور الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ سے طلب فرما سکتے ہیں۔

ترسیل زر اور آرڈر دینے کا مستقل پتہ: سید محمد عثمان صاحب کلرک صدر ۔ صدر انجمن ربوہ

المعلن

مؤلف کتاب عبد الرحمٰن مبشر مولوی فاضل رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازی خاں ۔ حال ربوہ

اکسیر پھارہ

شفقل اور برسیم سے ہونیوالے جانوروں کے مہلک پھارہ کو بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں دور کرتا ہے

فی پیکٹ ۱.۷۵ درجن ۱۶/- دو درجن یا زائد پر خرچ بذمہ کمپنی۔

ربوہ کیور ہومیو سنٹر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار

لاہور کیور ہومیو سنٹر ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دیال

پتھری: گردہ اور مثانہ کی بڑی سے بڑی پتھری کا بغیر اپریشن ۔ کامیاب علاج ۔ ایکسرے ساتھ لادیں ۔ تین تا چھ ہفتہ میں مکمل آرام ۔ انشاء اللہ

جوہری سلیقہ ہومیو بالمقابل مسجد محمدیہ ۔ باغبانپورہ گوجرانوالہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر الفضل)

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

مینیجر

ضرورت

ہمیں اپنی فرم کے آرڈر وغیرہ بک کرنے کے لئے مستعد احمدی نوجوانوں کم از کم میٹرک تک تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے۔

تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی ۔ انٹرویو کے لئے جلسہ سالانہ کے ایام میں صبح ۷½ بجے تک ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ کے مکان پر ملیں۔

(چوہدری عبد اللطیف مینیجنگ پروپرائٹر پاؤنیر الیکٹرک کمپنی ۔ ملتان)

ہماری تیار کردہ **الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ** کی دیدہ زیب انگوٹھیاں سابقہ اور نئے ڈیزائنوں میں ہماری دوکان کے علاوہ صرف افضل برادرز پبلک کارنر ۔ نوید جنرل سٹور ۔ ربوہ جنرل سٹور اور لجنہ ہال سے مل سکتی ہیں۔

احمدیہ دوکان زیورات ۔ روشن دین ضیاء الدین حمید الدین ۔ گولبازار ۔ ربوہ

اعلان نکاح

میری بچی عزیزہ ڈاکٹر سکندر فرحت ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کا نکاح مورخہ ۲۰/۱۲ کو برخوردارم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب نے ہمراہ وحید احمد پسر میاں شیر محمد صاحب اسسٹنٹ ریلین گراؤنڈ انجینئر پی ۔ آئی ۔ اے بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور میں بعوض مبلغ ۵۰۰۰/- روپے پڑھا ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ یہ رشتہ طرفین کے لئے موجب برکت ہو۔ (اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب ۴ ۔ عبد الحکیم روڈ قلعہ گوجر سنگھ ۔ لاہور)

تاریخ احمدیت (حصہ پنجم) طبع ہو کر دوکانوں پر پہنچ چکی ہے ۔ احباب خرید سکتے ہیں ۔ (ادارۃ المصنفین ربوہ)

ھو الشافی **تریاق جگر** ۔ جگر معدہ کو طاقت دیتا ۔ پیٹ کی بیماریوں اور قبض کو دور کرتا ہے اور خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۴۰ خوراک ۵.۰۰

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

دو نئی کتابیں!

اصحاب احمد جلد پنجم حصہ سوم

مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب۔ ایم۔ اے

اس حصہ میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رض کی سیرت کے متعلق ۲۴ علماء و فضلاء کے (غیر مطبوعہ) مقالات۔ حضرت مولوی صاحب رض کی روایات اور آپ کے تبحر علمی کے نمونہ کے طور پر آپ کے ۵۵ فتوے۔ قرآن مجید کی دس آیات کی تفسیر اور بہت سے ایمان افروز واقعات درج ہیں۔

حجم تین سو صفحہ قیمت مجلد چار روپیہ غیر مجلد ساڑھے تین روپیہ۔

مکتوبات اصحاب احمد جلد دوم

اس جلد میں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے

کے نایاب و نہایت قیمتی و ایمان افروز خطوط درج ہیں جو پہلی مرتبہ منظر عام پر آرہے ہیں۔ قیمت دو روپیہ صرف ملنے کا پتہ:۔

احمدیہ بک ڈپو۔ ربوہ

نوٹ:۔ معاونین کرام اصحاب احمد یہ کتابیں جلسہ سالانہ کے ایام میں الفضل بک ڈپو گولبازار اور الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

حب اطہرا

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس پونے چودہ روپے

حب مسان

بچوں کے سوکھے کا کامیاب علاج فی شیشی ۲ روپے

بچوں کی چونڈھ

دست روکنے کی بہترین دوا فی شیشی ایک روپیہ

مقوی النساء

ایام کی بے قاعدگی کی مجرب دوا۔ تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سابق قادیان اسسٹنٹ ناظر بیت المال

تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے کچھ عرصہ سے پائیوریا کی تکلیف تھی میں نے جون ۵۹ء میں ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ کے اکسیر پائیوریا منجن کو استعمال کیا تھا دو ہفتہ کے استعمال سے دانتوں کی تکلیف بالکل دور ہوگئی میں اس منجن کو اب باقاعدگی سے استعمال کرتا ہوں۔ پائیوریا کے مرض کو دور کرنے کے علاوہ میں نے اس منجن کو دانتوں کی صفائی کے لئے مفید پایا ہے"

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

خصوصی

ہیرے

دیگر بیش قیمت پتھر و خوش پسند جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں۔

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۶۲۳

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔" (ارشاد گرامی حضرت مسیح موعود ع)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر!

ربوہ تشریف لانے و واپسی کے لئے

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ۲۶ دی مال لاہور

جو ہر موقع پر جماعتی کاموں میں تعاون اور خدمت میں پیش پیش رہی ہے نے احباب کی سہولت و آرام کے لئے خاص انتظامات کئے ہیں

فل وایڈوانس بکنگ کیلئے

گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	لائل پور	جوہر آباد
(جنرل بس سٹینڈ)	(دیا داتا باغ)	(جنرل بس سٹینڈ)	(جنرل بس سٹینڈ)	(جنرل بس سٹینڈ)
	فون: ۶۴۳۳۷	فون: ۲۴۳۵	فون: ۴۷۰۹	فون: ۵۸

دیگر مقامات پر ہمارے نزدیکی سٹینڈ انچارج سے رجوع فرمائیں۔

(مینیجر)

جلسہ سالانہ کے انتظامات اللہ تعالےٰ کے فضل سے بسرعت پایہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں

امسال مہمانوں کی سہولت اور آرام کے پیش نظر بعض انتظامی تبدیلیاں کی گئی ہیں

انتظامی تبدیلیوں اور نئے اقدامات سے متعلق محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ کی اہم تصریحات

ربوہ ۱۶ دسمبر۔ محترم سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے کل ایک ملاقات میں نمائندہ الفضل کو بتایا کہ جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حسب پروگرام بسرعت پایہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ دو تین روز میں انھیں آخری شکل دے کر ہر لحاظ سے مکمل کر دیا جائے گا۔ آپ نے مزید بتایا کہ امسال بعض انتظامی تبدیلیوں کے علاوہ کچھ نئے اقدامات بھی کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے ہم بفضل اللہ تعالیٰ اس قابل ہو سکیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت اور آرام پہنچا سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ انتظامی امور کو بڑی حد تک پایہ تکمیل تک پہنچانے اور اس بارہ میں ضروری اقدامات عمل میں لانے کے بعد اب ہم حضور علیہ السلام کے مہمانوں کی آمد کے بصد شوق منتظر ہیں اور چشم براہ ہیں کہ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے ماتحت وہ پہلے سے بڑھ کر تعداد میں تشریف لا کر ہمارے دلوں کو شاد کام کریں تاکہ ہم انھیں صمیم قلب سے خوش آمدید کہنے انھیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے اور حتی المقدور ان کی خدمت بجا لانے کی غیر معمولی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔

انتظامات کی تکمیل

محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے انتظامات کی رفتار پر تسلی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ تمام اجناس حسب ضرورت فراہم کر لی گئی ہیں آٹا کی فراہمی کا بھی بندوبست ہو چکا ہے اور دو ایک روز میں حسب ضرورت آٹا فراہم ہو کر ناظم صاحب سٹور کے چارج میں دے دیا جائے گا۔ پرالی کے ڈیڑھ ہزار سے زائد گٹھے فراہم ہو چکے ہیں جو امید ہے قریباً ۵ لاکھ مربع فٹ مسقف رقبہ کے لئے کافی ہوں گے۔ اسی طرح تینوں لنگر خانوں کو جن میں حسب ضرورت نئی تعمیرات کا سلسلہ گذشتہ کئی ماہ سے جاری ہے درست کر دیا گیا ہے تاکہ ان میں بروقت کام شروع ہو سکے علی الخصوص دارالعلوم کے لنگر خانہ کے تنوروں کے شیڈ اور چولہوں وغیرہ کو از سر نو تعمیر کر کے اس کے انتظام کو پہلے کی نسبت بہت بہتر بنا دیا گیا ہے پھر امسال تینوں لنگر خانوں میں آلو اور گوشت وغیرہ دھونے کے لئے بالکل جدید طرز کی ہودیاں تعمیر کی گئی ہیں امید ہے ان ہودیوں کی وجہ سے کام کی رفتار نسبتاً بڑھ جائے گی۔ لنگر خانہ نمبر ۱ (حلقہ دارالصدر کا مرکزی لنگر خانہ کہلاتا ہے) میں امسال مکرم ملک سیف الرحمن صاحب کو ناظم مقرر کیا گیا ہے۔ حسب سابق لنگر خانہ نمبر ۲ (دارالرحمت) کی نظامت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے سپرد ہے اور لنگر خانہ نمبر ۳ (دارالعلوم) کا چارج امسال بھی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے پاس رہے گا۔

نئے اقدامات

آپ نے بتایا کہ امسال جماعتی فرودگاہوں اور پرائیویٹ قیام گاہوں ہر دو کے لئے علی الترتیب تقسیم خوراک اور اجرائے پرچی خوراک کے سلسلہ میں بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں جہاں تک دارالعلوم کی جماعتی فرودگاہوں کا تعلق ہے یعنی تعلیم الاسلام کالج۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ اور ان ہر سہ اداره جات کے ہوسٹلوں کی عمارات ان میں قیام کرنے والے احباب کو ایک کارڈ دیا جائے گا جو ہر دوست اپنے پاس محفوظ رکھیں گے۔ یہ کارڈ اس بات کی علامت ہو گا کہ وہ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ امسال تجربہ کے طور پر تعلیم الاسلام کالج اور فضل عمر ہوسٹل میں قیام کرنے والی جماعتوں کے احباب کو ان کی فرودگاہوں میں کھانا پہنچانے کی بجائے کالج ہال میں ایک خاص نظام کے تحت کھانا کھلایا جائے گا۔ ہال میں بیک وقت پانچ صد احباب کے لئے نشستوں کا انتظام ہو گا۔ احباب ہال میں بیٹھ کر صبح نماز فجر کے بعد سے ۸ بجے تک اور شام کو ۵ بجے سے لے کر ۹ بجے شب تک کھانا کھا سکیں گے یہ اوقات محض سہولت کی خاطر مقرر کئے گئے ہیں۔ ورنہ احباب ہال میں ان اوقات کے علاوہ بھی کسی وقت کھانا کھا سکیں گے کیونکہ وہاں کھانا کھلانے کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ تمام دوست کھانا نہ کھا لیں۔

دارالرحمت میں جہاں احباب اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ہاں قیام کرتے ہیں یعنی جہاں جماعتی فرودگاہیں نہیں ہیں اجرائے پرچی خوراک کے نظام کو سہل کر دیا گیا ہے احباب محلہ میں مقررہ مصدق سے تصدیق کرانے کے بعد لنگر میں جا کر وہیں سے اجرائے خوراک کی پرچی لیں گے اور وہیں سے انھیں کھانا بھی ملیگا۔ پہلے انھیں تصدیق کرانے کے بعد محلہ ہی میں پرچی حاصل کرنی پڑتی تھی۔ اور پھر لنگر خانے جا کر کھانا لینا ہوتا تھا۔ اب وہ محلہ میں تصدیق کرانے کے بعد سیدھے لنگر خانہ پہنچ کر وہیں سے اجرائے پرچی و خوراک کی نصف درجن کھڑکیوں میں سے کسی ایک کھڑکی میں سے پرچی لیں گے اور پھر وہیں تقسیم خوراک کی کھڑکی سے کھانا حاصل کر سکیں گے علاوہ ازیں پرچی کے اندراجات کے طریق کار میں آسانی کر دی گئی ہے تاکہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ پرچیاں جاری ہو سکیں۔

جماعتی فرودگاہوں میں اضافہ

محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ امسال بفضلہ تعالےٰ جماعتی فرودگاہوں میں کافی گنجائش اور وسعت پیدا ہوئی ہے جامعہ نصرت میں ۴۰×۲۲ فٹ کے دو نئے کمرے تعمیر ہوئے ہیں ٹک شاپ کی عمارت ان کے علاوہ ہے جو آج کل زیر تعمیر ہے اسی طرح نصرت گرلز ہائی سکول میں دو جدید غربی دو کمروں کے علاوہ ۵۵×۳۰ فٹ کا ایک ہال تعمیر کیا گیا ہے اس کے علاوہ ۲۴×۲۰ فٹ کا ایک اور کمرہ اس وقت زیر تعمیر ہے۔ دارالضیافت کی جدید عمارت میں بھی نئی تعمیرات کے بعد کافی گنجائش نکل آئی ہے۔ ان سب تعمیرات کے نتیجہ میں امسال رہائش کے اعتبار سے مہمانوں کو انشاء اللہ نسبتاً سہولت رہے گی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ دارالضیافت کی پرانی عمارت گرائی جا چکی ہے اس لئے اس میں رہائش کے انتظام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ احباب عدم علم کی وجہ سے اس مقصد کی درخواستیں ارسال کر رہے ہیں۔ کہ ان کی رہائش کا انتظام دارالضیافت کی پرانی عمارت میں کیا جائے۔ ایسے احباب کی خواہش کو پورا کرنا عملاً ممکن نہیں ہے۔

مہمانوں کے لئے مکانات کا انتظام

محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے اس امر پر بہت تشویش کا اظہار کیا کہ امسال علیحدہ ٹھہرنے کے خواہشمند احباب کے لئے مطلوبہ تعداد کے مقابلہ میں بہت کم کمرے مہیا ہو سکے ہیں آپ نے بتایا کہ بیرونی احباب کی طرف سے علیحدہ کمروں کے لئے پانچ سو کے قریب درخواستیں موصول ہوئی ہیں یہ تعداد گذشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس میں شک نہیں بعض احباب کے لئے اپنے حالات کی مجبوری کے باعث علیحدہ ٹھہرنا ضروری ہوتا ہے لیکن اتنی کثیر تعداد میں اس قسم کے مطالبوں کو پورا کرنا ممکن نہیں ہے ہر چند کہ امسال گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں خیمے لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاہم ڈیڑھ صد سے زیادہ احباب کے لئے علیحدہ کمرے یا خیمے مہیا نہیں کئے جا سکیں گے آپ نے فرمایا یہ مسئلہ اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تشریف لانے والے احباب زیادہ سے زیادہ جماعتی فرودگاہوں میں ہی رہیں (جنہیں پہلے کی نسبت کافی وسیع کیا جا چکا ہے) قیام کو ترجیح دیں اور اس طرح جماعتی رنگ میں جلسہ کی برکات سے مستفیض ہوں اور دوسری طرف اہل ربوہ اور زیادہ قربانی سے کام لے کر زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مکانوں کے کمرے پیش کریں تاکہ ایسے مہمان جن کے لئے حالات کی مجبوری کے باعث علیحدہ قیام ناگزیر ہے ان میں ٹھہر سکیں۔ آپ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ ربوہ کے مقامی احباب یہ معلوم کر کے کہ ابھی اڑھائی صد احباب ایسے ہیں جن کے لئے کمروں کی ضرورت ہے تکلیف اٹھا کر بھی اپنے اپنے مکان کا ایک نہ ایک حصہ مہمانوں کے لئے پیش کر کے قربانی و ایثار و تعاون کی ایک درخشندہ مثال قائم کر دکھائیں گے۔

گھروں کے آگے روشنی کا بندوبست

آپ نے دوران گفتگو میں ایک اور اہم امر کی طرف توجہ دلائی اور وہ یہ کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ کے احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے گھر کے سامنے کے حصہ میں ایک بلب (لائٹ پوائنٹ) کا انتظام رکھیں تاکہ رات کے وقت راستوں پر سے گزرنے میں مہمانوں کو سہولت رہے چونکہ امسال جلسے کے ایام میں راتیں اندھیری ہوں گی اس لئے جلسہ گاہوں اور گھروں کے درمیانی راستوں پر روشنی کا ہونا از حد ضروری ہے اس کے بغیر نو وارد مہمانوں کو بہت تکلیف ہو گی اہل ربوہ ذرا سی توجہ اور نہایت معمولی خرچ سے یہ نہایت اہم خدمت بجا لا سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب احباب کو خدمت اور ثواب کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)